علمی زِندگی، اللہ تعالیٰ کا عظیم عطیہ

دینی مدارس میں داخلے سے لے کر دورۂ حدیث ' سندِ فراغ اور وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات دینے تک کے دلچسپ مراحل کا خوبصورت تاریخی اور ادبی منظر

مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

وقت کس قدر تیزی سے گزر رہا ہے ابھی کل کی بات ہے کہ گذشتہ رمضان کے جاتے ہی طالبانِ علوم نبوت نے مراکزِ علم' دینی مدارس میں داخلوں کے لئے عزم مصمم کر کے رختِ سفر باندھا، شوال کے پہلے عشرہ میں ادنیٰ مدارس سے لے کر اعلیٰ جامعات تک تمام مراکز علم میں گہما گہمی' رونق و بہار' فارم داخلہ حاصل کرنے کے لئے مقررہ تاریخوں میں لمبی لمبی قطاریں، فارم بھرنے کے آزمائشی لمحات، پھر جمع کرنے اور چیکنگ کے صعب ترین مراحل، دفتر تعلیمات کی ہنگامہ خیز کارروائی، امیدوارانِ داخلہ کی نگاہیں دفتر تعلیمات اور اعلان گاہ پر مرکوز اور منتظر، کہ امتحان کی فہرستیں آویزاں ہورہی ہیں یا نہیں، اور منتظر امیدوار کا امتحان داخلہ کب اور کس حال میں ہونا ہے؟

عزیز طلبہ! یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ آپ پر گزرتی رہی اور مبتلیٰ بہ رہے، رائے بھی مبتلیٰ بہ کی اولیٰ ہے اور تجربہ ومشاہدہ بھی اسی کا معتبر ہے۔ تمہیں یاد ہوگا جب ان مراحل کے بعد کچھ آگے بڑھے، پھر دل دہلا دینے والا اعلان لگا کہ امیدوارانِ داخلہ کا امتحان ہوگا، نظام الاوقات لگ گیا، شرکاءِ امتحان کی فہرستیں آویزاں کردی گئیں، امتحان کے ضوابط' قواعد' تنبیہات' شرائط اور حزم واحتیاط کی ہدایات کمپوز کر کے لگادی گئیں، امیدوارانِ داخلہ کی نظریں اعلان گاہ پر لگ گئیں، دیکھتے ہی دیکھتے ظاہر وباطن کی کیفیات بن گئیں، دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں، دل ودماغ پر امتحان کا رعب اور خوف مسلط ہوگیا۔ مارکیٹ میں اسٹیشنری کی دکانوں پر طلبہ کا اژدحام بڑھنے لگا، میدانِ کارزار میں اترنے کیلئے طلبہ نے کمر کس لی، قدیم وجدید کی قیود ختم ہوگئیں، آزمائش اور امتحان کی طوفانی لہریں بپھر گئیں، ان ہنگامہ خیز امتحانی اور طوفانی لہروں کا مقابلہ کرنے کے لئے رنگ برنگے اقلام کی صورت میں ایسے حالات میں کارآمد کارگر اسلحہ کے پسند اور انتخاب کی جدوجہد عروج پر پہنچ گئی۔

اور ہاں! اب معرکۂ کارزار یا رزم گاہ میں اترنے کا وقتِ موعود آپہنچا۔ ذمہ دار آگے بڑھا اور امتحان گاہ میں پہنچنے کیلئے گھنٹی بجادی، جرس نواز نے کیا ضرب لگائی کہ اس کی پہلی ضرب ہی صورِ اسرافیل بن کر امیدوارانِ داخلہ اور

منتظرین امتحان کے سامعہ سے ٹکرائی اور پہلے سے مرعوب اور خوف زدہ قلوب میں ﴿اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ﴾ کے ہلچل کا منظر برپا کرتی ہوئی نکل گئی، امیدوار طلبہ اپنی اپنی قیام گاہوں سے بادِلِ ناخواستہ، بوجھل بدن، بھاری قدموں ،کانپتے لرزتے جسم، اور دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ دارالامتحان کی طرف چل پڑے۔

ان میں بہت سے طلبہ ایسے بھی تھے جو اپنی بلند علمی استعداد اور عمدہ صلاحیتوں کے ساتھ بار بار امتحانات کے صعب ترین صبر آزما مراحل سے گزرنے کے تجربات سے آشنا تھے اور بعض طلباء ایسے بھی تھے جو یکسر نو وارد، نا آشنا، نا تجربہ کار، فوجی اصطلاح میں گویا رنگروٹ، حیران و پریشان اور سرگردان۔ خدا خدا کر کے تحریری و تقریری امتحانات اور جان گسل جانچ پرکھ کا یہ مرحلہ بھی طے ہوا مگر اس سے آگے کا مرحلہ تو اس سے بھی سخت ہے نتائج کا انتظار، جسے دانشور موت سے سخت مراحلہ قرار دیتے ہے، اشد من الموت...... اور ظاہر ہے جن امیدواروں نے سوالات کے مطلوبہ صحیح جوابات لکھنے کے بجائے رنگ برنگے اقلام سے گلکاریاں کی تھیں صفحات کے صفحات رنگ آلود یعنی علم سے مزین کرنے کے بجائے رنگ کے زنگ سے آلودہ کر دیے تھے۔ ان کے نتائج حد درجہ بھیانک' روح فرسا' یاس انگیز اور مایوس کن تھے ان کے دلوں پر بجلی گرتی اور نالائقی و نا اہلی اور ناکامیابی برستی رہیں۔

اس کے بعد اگلا مرحلہ شروع ہوا، نقشۂ تقسیم اسباق آویزاں ہوا، اساتذۂ کرام سے متعلق متعلقہ مضامین اور کتب کا اعلان ہوا، طلبہ کی پسند و ناپسند، توصیف اور جرح و تنقید کے لئے بھی زبانیں کھل گئیں مگر ارباب مدارس نے وہی کیا جسے وہ بہتر سمجھتے تھے اب اساتذۂ کرام کی ذمہ داریاں اور فریضۂ منصبی کی ادائیگی اور تدریسی ذمہ داری کی انجام دہی کے حوالے سے ان کی محنت' مطالعہ و تحقیق' متن و حواشی' شروحات سے استفادہ' جد و جہد و لگن اور فنی حوالے سے طلباء کو مطمئن کرنے کا امتحان اور سخت امتحان شروع ہوا، اساتذۂ کرام کا یہ امتحان ایک دو روز کا امتحان نہیں بلکہ شوال سے لے کر او اخر رجب تک روزانہ کی بنیاد پر مسلسل چلتا رہا، اور تعلیمی دورانیہ کے دوران کہیں تھمنے کا نام ہی نہیں لیا۔

اسی طرح اربابِ اہتمام، انتظامیہ، خدام و کارکن، جمیع ارکانِ شوریٰ اور تمام عملہ، ان کا بھی ہر لحہ امتحان جاری رہا۔ دن میں بھی رات کو بھی، تعلیم کیسے ہو رہی ہے؟ حاضریوں کی پوزیشن کیا ہے ؟ اساتذہ اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کر رہے ہیں؟ مطبخ' لنگر اور خورد و نوش کا نظام مستحکم ہے یا ضعیف؟ پانی کا نظام' صفائی کا نظام' درسی کتب مہیا کرنے کا نظام' بجلی کا نظام' رہن سہن کی سہولتیں' موعودہ مراعات الغرض متعلقہ امور میں کوئی خلل تو واقع نہیں ہو رہا۔ طلبہ کے تکرار' مطالعہ' تحصیلِ علم' اخلاق اور تربیت میں کوئی خامیاں تو نہیں در آئیں؟ اسی طرح مالیاتی نظام' وسائل کی فراہمی اور ضروریات کے حصول میں کہیں عدم توازن تو نہیں ہو رہا؟

تعلیمی تقاضے' تعمیری کام اور دیگر متعلقہ ضروریات کی تحصیل و تکمیل کی فکر ایک مستقل دردِ سر ہے بہر حال حکومتی وسائل' سرکاری تعاون' این جی اوز کی امداد کے بغیر محض اللہ ہی کے توکل پر شعبۂ تعمیر و مرمت' شعبۂ محاسبہ و آڈٹ

الغرض ہمہ جہتی شعبہ ہائے انتظام' انتظامیہ کی نگرانی اور باَحسن وجوہ ان کے چلانے کا سودا اس پر مستزاد۔ دورانِ سال طلبہ کی تعلیمی ترقی اور علمی استحکام کے لئے مرحلہ وار ماہانہ ٹیسٹ' سہ ماہی ششماہی امتحانات اور ایک وسیع تر مستحکم نظام کے تحت امتحانی امور کی انجام دہی' مہتمم' ناظم تعلیمات' اساتذہ' دفتری عملہ' تعلیمات کے عملہ سمیت ایک چپڑاسی اور چوکیدار تک سب مصروف خدمت' پرچے دیکھنے' نتائج مرتب کرنے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یادگار انعامات وتحسینات سے تشجیعات' اس شعبہ کے تعارف پر اگر کوئی محقق لکھنے بیٹھے تو پوری کتاب بن جائے۔

اب ہم ذرا آگے بڑھتے ہیں ارباب اہتمام وانتظام' اساتذۂ کرام' ناظم تعلیمات الغرض دینی مدارس کے تمام عملہ کی محنت' ذمہ داریوں فریضۂ منصبی کی ادائیگی کو پرکھنے جانچنے اور چیک کرنے کا ایک بہت بڑا اور تعلیمی سال کا آخری مرحلہ سالانہ امتحانات کا درپیش ہے، اور سالانہ امتحانات میں بھی سب سے زیادہ اہمیت وفاق المدارس کے امتحانات میں شرکاء بالخصوص دورۂ حدیث اور تخصص کے تمام شعبوں کے طلبہ کو حاصل ہوتی ہے۔ وفاق المدارس کے تمام دَرَجات کے امتحانات میں شرکاء بالخصوص دورۂ حدیث کے طلباء اگر کامیاب ہوجاتے ہیں تو ان کی کامیابی وکامرانی اربابِ اہتمام وانتظام' انتظامیہ' اساتذہ' عملہ اور جمیع خدام کی کامیابی قرار دی جاتی ہے اسی کامیابی کو طلبہ کے والدین کی کامیابی' ان کے علاقے کے دیندار لوگوں کی کامیابی' مدارس کے سرپرستوں اور معاونین کی کامیابی' ادارہ کے مخلصین کی کامیابی اور اگر مختصر جملہ میں لکھا جائے تو اسے درحقیقت ملت اسلامیہ کی کامیابی گردانا جاتا ہے۔

وجہ ظاہر ہے ملت اسلامیہ ہی دینی مدارس کے تمام تر مشکلات' آزمائشوں' اور ابتلا آت میں ان کی سرپرستی کرتی، مدارس کے بقاواستحکام اور ترقی وکمال کے لئے اپنا خون پسینہ نچوڑتی اور ہر ممکن مالی تعاون کا خراج پیش کرتی ہے خود ملت اسلامیہ ہمہ جہتی مشکلات ومصائب اور حوادث وآفات میں گھرے رہنے کے باوجود بھی دینی مدارس کے کام کو مضبوط، مربوط، درست وچست اور ہر وقت مستحکم رکھے رہتی ہے۔

طلبۂ عزیز! آپ ایک عظیم مقام اور عظمتِ شان کے منصب پر فائز ہوگئے مگر پسِ منظر میں قدرت کے تمام تر تکوینی نظام پر نظر ڈالیں، کس قدر امتحانات، ابتلا آت اور آزمائشوں کے بعد تمہیں یہ عظمتیں اور علمی رفعتیں حاصل ہوئیں، طالبانِ علوم نبوت، اپنی اپنی مادر ہائے علمی اور وفاق المدارس کا راس المال، اپنے والدین کی امیدوں کے مراکز، مستقبل کے سہارے، اور تمام تر ملت اسلامیہ کے توقعات کا محور ہیں۔ آپ کے والدین آپ کے لئے سراپا انتظار، آپ کی علمی خدمات کے منتظر، جامعات دار العلوم اور دینی مدارس ومراکز کے دروازے آپ کے لئے کھلے بلکہ چشم براہ ہیں۔ منبر ومحراب کی نگاہیں تم پر مرکوز اور ہاں: تم نے تعلیمی حوالے سے دنیا بھر کے منفرد طرز کے عظیم اور وسیع امتحانی بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات دیے اور تم جانتے ہو کہ وفاق المدارس کو دنیا بھر کے جدید وقدیم تعلیمی مراکز میں عظیم علمی مقام حاصل ہے، سند کے حوالے سے اعتماد واستناد اور عظمت کے حوالے

سے فضل وتقدم، تنظیم اور ربط وضبط کے حوالے سے دنیا بھر کا عظیم ترنیٹ ورک، وفاق المدارس کی علمی ودینی قیادت سراپا خدمت جس کے وسیع وعظیم تر نظام کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔

وفاق المدارس کے نتائج بھی آ گئے سندات بھی مل گئیں کارگاہِ عمل کے تمام دروازے آپ کے لیے کھلے ہیں نورِ علم تمہیں حاصل ہوا اب دنیا کو علوم نبوت سے منور کرنے کے لئے آگے بڑھئے، عالم اسلام جن نازک ترین مراحل سے گزر رہا ہے ملت اسلامیہ جس نازک ترین صورت حال سے دوچار ہے امت داخلی افتراق اور باہمی انتشار کے زخموں سے چور چور ہے "فرقِ باطلہ" ایک خطرناک اژدہا کی شکل میں اسلامی تعلیمات کے روح پرور اور ایمان افروز نظام پر حملہ آور ہے دہشت گردی اور قتل وغارت گری جیسے بدنام جرائم مسلمانوں کے سر تھوپے جارہے ہیں بعض فرقے مجرمانہ تحریفات اور فاسقانہ تصرفات' محدثات اور بدعات کو فروغ دینے میں تمام اخلاقی حدود کو پھاندر ہے ہیں۔

اے وارثانِ پیغمبر! تمہارے اپنے اپنے مادر ہائے علمی' مدارس اور وفاق المدارس نے تحصیل وتکمیل علم کے حوالے سے سندات دیکر تمہیں اپنا معتمد ومستند عالم دین قرار دے دیا ہے، اب تم نے سلفِ صالحین' ائمہ متبوعین اور علماءِ دیوبند کے لائحہ عمل کی روشنی میں دین اسلام کی شفاف تعلیمات' نبی آخرالزمان (ﷺ) کے ہدایات کی بے غبار روشنی کی مشعل لے کر جہالت وظلمات کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں اُجالوں کا سامان کرنا ہے۔ اپنی اپنی مادرِ علمی کے احسانات اور اس کے بخشے ہوئے دینی اور علمی رجحانات ایک ادارہ کی سب سے عظیم دَین بھی ہے اور سب سے بڑا احسان بھی۔ اس امانت کو سنبھالنا اور اس کے تقاضے پورے کرنا آپ کی مادرِ علمی کا آپ پر سب سے بڑا حق اور متاع گراں مایہ ہے۔ علم کا حق بھی یہی ہے کہ آدمی اس سے ہمیشہ استفادہ کرتے ہوئے دنیا کے لئے اس کا افادۂ عام کرتا رہے۔ امام شافعی کا ارشاد ہے کہ "میں نے کبھی بھی افادۂ علم میں بخل نہیں کیا اور کبھی کسی سے استفادہ کرنے میں عار محسوس نہیں کی۔"

فضلاءِ گرامی قدر! "تعرف الأشجار بأ ثمارها" "درخت اپنے پھل سے پہچانے جاتے ہیں، آپ دینی مدارس کے پکے ہوئے پھل ہیں۔

پختہ ہو کر اپنے شاخ وبن سے ہوتا ہے جدا
اے ثمر! چشم محبت میں تیری خامی بھلی

تمہارا قول وعمل ہی اپنے اپنے مدارس کی طرح وفاق المدارس کا بھی اصل تعارف ہوگا، تمہارے کردار' اعمال اور اشتغال سے لوگ اداروں کی قدر وقیمت کا اندازہ لگائیں گے ہمارے اکابر نے جس منہج اور مزاج کو متعارف کرایا ہے اسی منہاج پر ثابت قدم رہیئے تاکہ اسلام اور علوم نبوت کی خدمت کے ساتھ ساتھ مدارس کی نیک نامی کا ذریعہ بھی بن سکیں ......

تو رہ نوردِ شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محمل نہ کر قبول

☆☆☆